REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
ربوہ

روزنامہ
یوم ۔۔۔ شنبہ
۔۔ شوال ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۔۔

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۷ شہادۃ ۱۳۳۷ھش ۔ ۲۷ اپریل ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں انتہائی شدید گرمی اور ناسازیٔ طبع کے باوجود نماز جمعہ پڑھائی۔ اور ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں؛

جماعت احمدیہ کی انتالیسویں (۳۹) مجلس مشاورت شروع ہو گئی

شوریٰ کے افتتاحی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

مشرقی اور مغربی پاکستان کی سینکڑوں جماعتوں کے علاوہ افتتاحی اجلاس میں انڈونیشیا، مشرقی افریقہ، سیلون اور جزائر غرب الہند کے نمائندوں کی شرکت

ربوہ ۲۵ اپریل۔ جماعت احمدیہ کی انتالیسویں مجلس مشاورت آج شام تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں شروع ہوگئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی شدید گرمی اور ناسازیٔ طبع کے باوجود ہال میں تشریف لاکر ایک لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا افتتاح فرمایا۔ نیز نمائندگان شوریٰ کو ایک پُر معارف اور روح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا۔ افتتاحی اجلاس میں مشرقی اور مغربی پاکستان اور بیرونی ممالک کی تقریباً ۱۸۲ جماعتوں کے ۴۱۸ نمائندوں نے شرکت کی۔ بیرونی ممالک کی جن جماعتوں کے نمائندگان کو شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کی سعادت ملی۔ ان میں انڈونیشیا، مشرقی افریقہ، سیلون اور جزائر غرب الہند کی جماعتیں شامل ہیں۔ پونے چھ بجے شام کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے حضور کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (سرگودھا) نے کی۔ بعد ازاں حضور نے اجتماعی دعا سے مجلس شوریٰ کا افتتاح فرمایا۔ ازاں بعد حضور نے افتتاحی تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں احباب جماعت کو اشاعت اسلام کے اہم ترین فریضہ اور اس کے مقتضیات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں اس امر کی تلقین فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ وہ خدا کی نگاہ میں مقبول قرار پاسکیں۔ اور اس مشکل اور اہم فریضے کو بااحسن وجوہ سرانجام دینا ان کے لئے آسان ہو سکے۔ (حضور ایدہ اللہ کے اس روح پرور خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔)

حضور نے اس روح پرور خطاب کے بعد ایجنڈے کی تجاویز پر غور و فکر کی غرض سے سب کمیٹی کے لئے نام تجویز کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور نے نظارت تعلیم کی مشروط بابت تجویز کو جو "پنج سالہ تعلیمی سکیم قرضہ حسنہ" کے تحت انسپکٹر کی آسامی کو جاری رکھنے سے متعلق تھی ایجنڈے سے خارج کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹوں اور دیگر تجاویز پر غور کرنے کے لئے شوریٰ کے ممبران سے ۳۱ نام طلب فرمائے۔ اس طرح سب کمیٹی کی تشکیل عمل میں آنے کے بعد حضور نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو سب کمیٹی کا صدر اور حافظ عبدالسلام صاحب وکیل اعلیٰ کو نائب صدر مقرر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال اس کے سکرٹری اور قریشی عبدالرشید صاحب وکیل المال اس کے نائب سکرٹری ہوں گے۔

سب کمیٹی کی تشکیل اور عہدہ داروں کے تقرر کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی ساڑھے سات بجے شام کے قریب اختتام پذیر ہوئی؛

نمائندگان مجلس شوریٰ سے گزارش

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال)

آجکل مجلس مشاورت میں شرکت کی غرض سے جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندگان کرام ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نمائندگان کرام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ شوریٰ کے اجلاسوں سے فارغ ہونے کے بعد وقت نکال کر فضل عمر ہسپتال میں اس کی نو تعمیر شدہ عمارت دیکھنے کے لئے ضرور تشریف لائیں۔ اس طرح انہیں علم ہو سکے گا۔ کہ ان کے عطیہ جات کس طرح صحیح مصرف میں آکر خدمت خلق کے ایک وسیع ادارہ کی تعمیر کا موجب ہوئے ہیں نیز وہ خود اندازہ لگا سکیں گے کہ انہیں اس انتہائی اہم ادارے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ابھی کس درجہ مزید جدوجہد اور قربانی و ایثار سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

عمارت ابھی زیر تکمیل ہے اور تعمیر کے لئے جو رقم فراہم ہوئی تھی وہ ختم ہو چکی ہے جس کی وجہ سے کام رکا پڑا ہے۔ میں جملہ نمائندگان اور خصوصاً زمیندار احباب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں پُر زور تحریک کر کے ہسپتال کی تکمیل میں پوری پوری امداد فرمائیں؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ اپریل

دو گروہ

(۲)

اب آیئے ذرا دیکھیں کہ چوہدری شکر اللہ خان صاحب منصور "حق و انصاف اور معقولیت کا تقاضا" کس طرح پورا کرتے ہیں۔ اور کس طرح انہوں نے اپنی عقل و فکر کو فروخت کر کے خود سفہاء کا پارٹ ادا کیا ہے۔

"اور وہ تقاضا یہ ہے کہ میاں صاحب محترم کا وہ "مصلح موعود" ہونا جس کا ذکر اور پیشگوئی حضرت امام الوقت علیہ السلام کی تحریروں میں پائی جاتی ہے قطعاً ناممکن اور خلاف عقل ہے۔ خواہ وہ مصلح موعود خواب میاں خود بنتے رہے ہوں۔ یا شمس صاحب معہ دیگر ہمنوا مولانا فی گئے ان کو ایسا بناتے پھریں۔ مگر انصاف اور معقولیت سے سوچنے والے بہرصورت مجبور ہیں۔ کہ ان سب کو غلطی خوردہ قرار دیں۔ کیونکہ حضرت امام الوقت علیہ السلام جو مسیح موعود مہدی معہود ظل و بروز محمد اور مسیح ثانی ہو کر مبعوث ہوئے خود ایک بہت بڑے مصلح موعود تھے جو اپنا کام تکمیل کو پہنچا کر ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ اب اگر یہ مانا جائے کہ آپ کی وفات کو ابھی چھ سال نہیں گزرے تھے۔ کہ ۱۹۱۴ء میں پھر ایک مصلح موعود پیدا ہو گیا۔ اور اس کی مصلحیت کی ضرورت لاحق ہو گئی۔ تو اس کے ساتھ یہ تسلیم کرنا بھی لازم آئیگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کام ناتمام چھوڑا۔ اور وہ ایک ناکام مصلح ثابت ہوئے۔ لیکن اگر آپ ایک کامیاب مصلح تھے۔ جیسے کہ آپ فی الواقعہ تھے۔ تو پھر میاں صاحب کو مصلح موعود قرار دینا صریحاً عقل سلیم اور سنت الٰہیہ کے منافی ہے۔"

(پیغام صلح ۱۶ اپریل ۱۹۵۸ء)

آپ کا زعم یہ ہے کہ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کامیاب مصلح تھے۔ اس لئے آپ کی وفات کے چھ سال بعد ہی کوئی مصلح موعود نہیں آنا چاہیئے تھا آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات عقل سلیم اور سنت اللہ کے خلاف ہے۔ عقل سلیم سے آپ کا مطلب آپ کی اپنی عقل ہے۔ ورنہ جیسا کہ ہم ابھی دکھا دیں گے۔ یہ بات ہرگز عام عقل سلیم کے خلاف نہیں ہے۔ باقی رہی سنت اللہ تو چوہدری شکر اللہ خان صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ ذرا اس سنت اللہ کی وضاحت بھی کر دیتے قرآن کریم سے جو سنت اللہ ظاہر ہوتی ہے وہ تو حسب ذیل آیات اللہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔

قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب والاسباط

ترجمہ اور کہو کہ جو کچھ ہم پر اور جو کچھ (حضرت) ابراہیم حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق (علیہم السلام) اور حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر نازل ہوا۔ ان سب پر ایمان لاتے ہیں الخ

انبیاء علیہم السلام سے زیادہ کامیاب مصلح تو کوئی نہیں ہوتا۔ اب چوہدری شکر اللہ صاحب بتائیں۔ کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام میں کتنے کتنے سالوں کا فرق تھا؟

یہ تو ہے وہ سنت اللہ جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بتائی ہے۔ کہ وہ باپ کے بعد بیٹے کو اور بیٹے کے بعد پوتے کو متواتر "مصلح" بنا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا سنت اللہ کے منافی نہیں ہے لیکن خدا جانے وہ سنت اللہ جس کا ذکر چوہدری صاحب نے فرمایا ہے۔ وہ کس کلام اللہ میں سے نکلتی ہے۔ ہمیں بھی ذرا اس کا درشن کرا دیں۔ تو بڑی نوازش ہوگی۔

اب لیجئے عقل سلیم کی بات تو عقل سلیم کی بات یہ ہے کہ اللہ تو ترسیل مصلحین میں کسی دانشمند زمانہ کی عقل سلیم کا پابند نہیں ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ زمانے کو کب اور کس وقت کس کی ضرورت ہے اس لئے وہ اپنی مرضی کے مطابق مصلحین کھڑے کرتا رہتا ہے۔ اس میں وہ کسی ایرے غیرے کی رائے اور عقل سلیم کی پرواہ نہیں کرتا۔ چنانچہ اس نے اپنی سنت نہ صرف اپنے عمل سے بلکہ بطور نظریہ کے بھی ان الفاظ میں بیان کر دی ہے۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

یہ سنت بے شک رسالت کے متعلق ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کے خلفاء بھی تائید رسالت کے لئے ہی مبعوث ہوتے ہیں۔ اس لئے یہی سنت اللہ ان پر بھی عائد ہوتی ہے۔

اب آیئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات کے متعلق بھی غور کریں۔ اور حالات کے پیش نظر دیکھیں کہ اس وقت مصلح موعود کی ضرورت ہے یا نہیں؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الوصیۃ" میں اپنے آپ کو "قدرت اول" اور اپنے خلفاء کو "قدرت ثانیہ" فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد لاہوری جماعت کے بزرگوں نے بھی سیدنا حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کا خلیفہ اور جانشین "الوصیت" کے مطالب کے مطابق تسلیم کر لیا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہوا تھا۔ مگر بعد میں آپ کی خلافت کے دوران میں ہی ان بزرگوں نے آپ کی خلافت کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اور آپ کو سخت اذیتیں دیں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت یہ سازشیں بظاہر دبی دبی رہیں۔ اور ان بزرگوں کی کوئی پیش نہ جا سکی۔ لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض وفات پا گئے اور اور خلافت المسیح الثانیہ کا سوال پیدا ہوا۔ تو ان بزرگوں نے ایسا عظیم فتنہ کھڑا کیا۔ کہ اگر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ ایسے وقت میں کھڑا نہ کرتا۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تمام کام نعوذ باللہ درہم برہم ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور نہ تھا۔ اس نے اتنے عظیم فتنہ کی سرکوبی کے لئے ایک عظیم خلیفہ جو مصلح موعود ہے کھڑا کیا۔ اور خدا تعالیٰ کی حکمت ہی کامیاب ہوئی

مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین

اب اگر اللہ تعالیٰ نے چوہدری شکر اللہ خان صاحب کو سعادت کی رمق بھر عطا کی ہے۔ تو وہ دیکھیں کہ ایسے عظیم فتنہ کے مقابلہ میں "مصلح موعود" کی ضرورت تھی یا نہیں۔ آپ کی عقل سلیم تو جیسی ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ لیکن غور کیجئے۔ کہ ابھی تک لاہوری فتنہ اکڑ رہا ہے۔ حالانکہ "مصلح موعود" کی برکت سے یہ اکڑ اب خالی خول ہی رہ گئی ہے۔ اور فتنہ کھوکھلا ہو چکا ہے اور ہوا کے ایک ہی جھونکے کا محتاج ہے *

درخواست دعا

میرے بھائی عزیزم میاں شریف احمد صاحب اشرف فائنل ایئر M.B.B.S. کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں (میاں) غلام احمد سٹینو گرافر لائل پور *

مالی جائزہ سہ ماہی دوم
— اور —
مجالس ہائے خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس کے عہدہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپریل کے اختتام پر دوسری سہ ماہی کا مالی جائزہ لیا جائے گا۔ لہذا اس سلسلہ میں ۱۰ مئی ۱۹۵۸ء تک مرکز میں پہنچ جانے والی رقوم اس میں شمار کی جائیں گی۔ امید ہے اس دفعہ زیادہ سے زیادہ مجالس سو فیصدی ادائیگی کی صف میں آسکیں گی۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام میں نکاح و شادی کے احکام اور اُن کا فلسفہ

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

نفسِ نکاح کے متعلق افراط و تفریط اور اسلام کا حکم

اسلام دین فطرت ہے۔ اسلئے وہ ہر قسم کی انسانی افراط و تفریط سے مبرا ہے اور اعتدال کی طرف رہنمائی کرتا ہے انسانی فطرت کی بے اعتدالیوں کا مظاہرہ مسئلہ نکاح یا شادی کے متعلق بھی ہوتا ہے۔ کجا یہ افراط کہ بیویوں کی تعداد پر کوئی پابندی ہی نہیں اور کجا یہ تفریط کہ مرد و عورت کے ازدواجی تعلق کو بہت حد تک اخلاق و روح کی ترقی کیلئے روک تسلیم کر لیا جائے۔ چنانچہ ہندوستان میں بدھ مت، جین، ویدانت سنیاس، سادھوں کے تمام پیروکار اسی نظریہ کے پابند تھے۔ اور دوسری طرف سو سو بیویاں رکھنے والے بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ دنیا کے ایک اور بڑے مذہب یعنی عیسائیت کی تعلیم اِس بارہ میں کرنتھیوں میں یوں بیان کی گئی ہے:۔

"مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے ..... پس میں بے بیاہوں اور بیواؤں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں۔" (کرنتھیوں باب ۷)

عیسائی مذہب کی یہ تفریط اس موسوی افراط کا ردعمل تھا کہ جس میں شادی شدہ کے لئے ایک عرصہ تک کام کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جب کسی نے کوئی نئی عورت بیاہی تو وہ جنگ کے لئے نہ جائے اور نہ کوئی کام اس کے سپرد ہو۔ وہ سال بھر تک اپنے ہی گھر میں آزاد رہ کر اپنی بیاہی ہوئی بیوی کو خوش رکھے۔"
(استثناء باب ۲۵ آیت ۵)

ان حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ مخلوق کا خالق سے رشتہ استوار فرمایا۔ دنیا کی محبت سرد ہو گئی۔ آپ کے ایک صوفی منش صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی انسانی فطرت کی اسی افراط و تفریط کا شکار ہو گئے۔ آپ نے سمجھا کہ مجرد رہنا بھی شاید کوئی نیکی ہے۔ اور حضرت عثمان بن مظعون پر ہی کیا موقوف ہے حضرت سعد بن ابی وقاص بھی فرماتے ہیں:۔

سمعتُ سعد بن ابی وقاص یقول رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا
(بخاری ابواب النکاح باب مایکرہ من التبتل والخصاء)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کو اجازت دیدیتے تو ہم سب اختہ ہو جاتے۔ پس انسانی فطرت دینی تصور میں بھی افراط و تفریط کی راہ اختیار کر لیتی ہے۔ اسلئے عالمگیر مذہب وہی ہے جو نہ صرف یہ کہ فطرت کے صحیح تقاضوں کو پورا کرے بلکہ ان کو ہر قسم کے افراط و تفریط سے بچائے بھی اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔" (بخاری ابواب النکاح)

کہ میں جو تم سب سے زیادہ خدا کی محبت رکھنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ دنیا سے بیزار ہوں۔ نکاح میری سنت ہے اور جو اس سے روگردانی کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور ان لوگوں کو جو نکاح کو کوئی نیکی کا عمل خیال نہ کرتے تھے یوں فرمایا:۔

ثلاثۃ حق علی اللہ عونہم المجاہد فی سبیل اللہ والمکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف۔
(ترمذی ابواب فضائل الجہاد)

کہ تین آدمیوں کی مدد اللہ تعالیٰ پر واجب ہے۔ ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دوسرے اس غلام کی جو مکاتبت کی اقساط ادا کرنا چاہتا ہے۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو اس کے ذریعہ پاکدامن رہنا چاہتا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اگر ہم پاکدامنی کی خاطر نکاح کرتے ہیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ایسا کرتے ہیں تو یہ خود ایک نیک عمل ہے۔ چنانچہ مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوی کے پاس جانا بھی نیکی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ اس میں تو لذت نفس ہے۔ فرمایا۔ اگر غیر جگہ یہ فعل سرزد ہو تو یہ گناہ ہے یا نہیں۔ عرض کیا۔ ہاں۔ فرمایا۔ صحیح جگہ اس کا سرزد ہونا نیکی کیوں نہیں۔

پس شارع علیہ السلام نے نکاح کا حکم دیکر انسانی فطرت کے ایک تقاضا کو پورا فرمایا ہے۔ اور انسانی فطرت کو افراط و تفریط کی راہوں سے بچاتے ہوئے اعتدال کی طرف رہنمائی کی اور اس مسئلہ کو اس اگر پر لاکر چھوڑ نہیں دیا بلکہ ایسے قوانین وضع فرمائے کہ ان کے مطالعہ سے یہ بصیرت پیدا ہوتی ہے کہ اسلام خدائے ذوالعرش کا نازل کردہ دین ہے اور نکاح کے بارہ میں اس نے ایسی تعلیم دی ہے جو کسی اور مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ بلکہ بعض دوسرے مذاہب نے تو تجرد اور عورت سے بے تعلقی کو کمال روحانی کا ذریعہ قرار دیا ہے لیکن اسلام نے اس فطرتی تقاضے کو مذہبی حیثیت دی ہے۔ اسلئے بعض فقہاء نے اسے "واجب" قرار دیا ہے۔ اور قرآن پاک نے تو "محصنین غیر مسافحین" میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر تم جسمانی، اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے محفوظ ہونا چاہتے ہو (محصن کے معنی ہی یہی ہیں) تو نکاح کرو ورنہ یہ نہ ہو کہ دنیا سے بچنے کی خواہش میں کہیں دین بھی ہاتھ سے جاتے۔ جیسا کہ نام نہاد راہبوں کے ساتھ ہوا۔ چنانچہ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پانچویں پارہ کی کی پہلی آیت کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی گرتا ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ)

اس کے علاوہ جب ایک انسان تمام دنیوی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے پروردگارِ عالم کے احکام کو بجا لاتا ہے تو یقیناً ثواب کا بھی زیادہ مستحق ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فرض کی بجا آوری کے نتیجہ میں ایسی اولاد دیدے جو دنیا میں خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کا موجب ہو جائے۔ گویا اس صورت میں ہم حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح اس آیت پر عمل پیرا ہوتے ہیں:۔

اِنی احببت حب الخیر عن ذکر ربی۔

اس کے علاوہ ایک حکمت اس میں یہ ہے کہ انسان بقائے حقیقی کے حصول کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب انسان اپنے ذکر کو باقی رکھنے کے لئے ان تمام ذمہ داریوں کو اٹھاتا ہے اور پھر اولاد تو انسان کے ذکرِ خیر کو باقی رکھنے والی نہیں ہوتی تو پھر وہ ایسے طریق کا متلاشی ہوگا جو اس کی بقائے حقیقی کا موجب ہو۔ چنانچہ دنیاوی لیڈروں نے بھی ایک حد تک اس حقیقت کو تسلیم ہے۔ جرمنی کے مشہور ڈکٹیٹر ہٹلر نے کہا ہے:۔

"نکاح بجائے خود مقصد نہیں بلکہ ایک برتر مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہے وہ برتر مقصد ہی نوع انسانی کی بقا ہے۔"
(تزک ہٹلری، ص ۲۴۳)

اس کے علاوہ ایک حکمت قرآن پاک کی زبان میں بنی نوع انسان یا مختلف خاندانوں میں باہمی الفت اور مودت کا پیدا ہوتا ہے۔ وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ (روم ع ۳)

پھر اس عمل کے ذریعہ انسان کو ایک ایسا ساتھی میسر ہوتا ہے جو دنیا کے حوادث اور مشکلات کے وقت امن و سکون اور چین کا گوشہ ہے۔ قرآن پاک اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ فرماتا ہے

"خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیہا" (روم ع ۵)

اس کے علاوہ نکاح معاشی اور معاشرتی کمی کی تکمیل کا ایک ذریعہ ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا۔

"اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی۔"
(مشکوٰۃ)

نکاح کے لئے انتخاب

طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے

کہ کس قسم کی عورت سے نکاح کیا جائے اسلام کا نظریہ اس بارہ میں یہ ہے کہ اگر تم اپنے گھر کو امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہو تو مقدم وجہ انتخاب صرف اور صرف دین کو رکھو ارشاد ہوتا ہے۔

ان المراۃ تنکح علی دینہا ومالہا وجمالہا فعلیک بذات الدین۔

(ترمذی ابواب النکاح)

اور ایک دوسری حدیث میں تو ایک انتباہ میں فرمایا جو ایک پیشگوئی کا حکم رکھتا ہے۔

الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض

(ترمذی ابواب النکاح۔ باب ما جاء فی من ترضون)

کہ اگر دین کو وجہ انتخاب نہیں بناؤ گے تو دینی معاشرہ پیدا کرنے والا یاد رکھو کبھی امن کا منہ نہیں دیکھ سکو گے۔ حق یہ ہے کہ اگر قوم کو نیک بیویاں میسر آجائیں تو آئندہ نسل کے نیک ہونے کی اس سے بڑی ضمانت اور کیا ہوگی۔ اور جب وجہ فضیلت ایک عورت کی صرف اور صرف نیکی ہوگی تو ہر باپ کوشش کرے گا کہ میری بیٹی بنیادی طور پر نیکی میں ترقی کرے تو گویا صرف اس ایک اصل کی وجہ سے معاشرہ میں نیکی کا دور دورہ ہوگا۔ اور اس میں کیا شک ہے دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے اسی کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے:۔

"الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ"

(مشکوٰۃ)

کہ دنیا کی متاع کے اکٹھا کرنے میں مقابلہ کرنے والو بہترین متاع تو نیک بیوی ہے۔ اور ایمان کی بقا اور تکمیل کا ایک بڑا ذریعہ اس قسم کی رفیقہ حیات کو پانے میں ہے۔ فرمایا:۔

اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی۔ (مشکوٰۃ)

لڑکے کے انتخاب بھی وجہ انتخاب دینداری ہے۔

یہاں پر کسی کو یہ شبہ نہ گزرے کہ لڑکی کے بارہ میں دینداری کو تو اولیت دی ہے لیکن لڑکے کے بارہ میں کیا ارشاد ہے۔ تو واضح رہے کہ یہی ارشاد لڑکی والوں کو لڑکے کے متعلق ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے:۔

"اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ"

اور ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں

"اذا جاءکم من ترضون دینہ وخلقہ فانکحوہ"

(ترمذی ابواب النکاح)

لڑکے لڑکی کی مرضی اور ولی کا مشورہ

اسلام نے یہاں ایک اور ضروری احتیاط بھی رکھی ہے کہ نکاح میں لڑکے اور لڑکی کی مرضی پر ہی اس عقد کو موقوف نہیں کیا بلکہ ولی یعنی لڑکے کے گارڈین کی مرضی کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور دوسری طرف لڑکی اور لڑکے کے والدین کو بھی کہا ہے کہ نکاح لڑکی اور لڑکے کا ہوتا ہے ان کی رضامندی بھی حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب تک ان کی رضامندی نہ ہو نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔ فرمایا:۔

لا تنکح البکر حتی تستاذن۔

(بخاری ابواب النکاح)

شاید کسی کی طبیعت میں یہ خلجان ہو کہ لڑکی کس طرح رضامندی کا اظہار کر سکتی ہے تو یہ سوال آنحضرت کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا تھا۔ عرض کیا گیا۔ دکیف اذنہا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا چپ ہو جانا اور انکار نہ کرنا اس کی رضامندی ہے۔ قال ان تسکت خاموشی نیم رضا چنانچہ خود شارع نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے عقد نکاح سے پہلے ان سے مشورہ لیا۔ چنانچہ تاریخ الخمیس۔ ابن سعد میں اس مشورہ کی تفصیل درج ہے لڑکی کی رضامندی اور ولی کا مشورہ ایک اہم اور ضروری رکھا ہے۔ اس نے دونوں جانب سے پیدا ہونے والی قباحت کا انسداد کر دیا۔ اگر صرف لڑکی کی رضامندی پر یہ معاملہ چھوڑ دیا جاتا تو جوانی میں جذبات کی رو میں بہہ جانے کا امکان تھا۔ اور اس عمر میں تدبر اور دور اندیشی کی کمی مستقبل کو تاریک کر سکتی تھی۔ لہذا کہا گارڈین اس کے حقوق اور مستقبل کے متعلق سوچ لیں۔ اور ممکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کبھی گارڈین اپنے اغراض کی تکمیل کے لئے لڑکی کی زندگی ہی بھینٹ چڑھا دیں۔ اس لئے فرمایا لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"شریعت نے لڑکی کی ولایت اس کے باپ یا بھائی یا کسی اور قریبی کے رشتہ دار کو دی ہے۔ اس لئے کہ وہ لڑکی کے فوائد کو مدنظر رکھیں گے۔ کیونکہ یہ سمجھا گیا ہے کہ لڑکی ناد

ان ہے۔ اپنے فوائد کو نہیں سمجھ سکتی باپ یا بھائی اس کے گارڈین ہیں وکیل ہیں اور اس کے حقوق کی حفاظت کریں گے لیکن ہمارے ملک میں اس کی وکالت کا ناجائز استعمال کیا جاتا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ لڑکی کہاں سکھ پائیگی بلکہ عموماً لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ ان کو روپیہ کہاں سے زیادہ ملتا ہے وہ اپنے حق کو غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔" (الفضل ۲۲ جون ۱۹۴۳ء) (باقی)

نقد و نظر

ھدایۃ المقتصد

اردو ترجمہ

بدایۃ المجتہد

اسلام زندگی کا دستور العمل ہے۔ اس نے ہر شعبۂ زندگی کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ہدایات کا اپنی اپنی طاقت کے مطابق علم حاصل کریں۔ اسلئے ہمارے بزرگوں نے اسلامی ہدایات کی پوری پوری تفصیلات بیان کی ہیں تاکہ کسی مسلمان کے لئے کوئی بات مبہم اور انجانی نہ رہے۔ علم فقہ بھی اسی رنگ کی ایک علمی کوشش ہے جس میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ مسلمان کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ فقہ کے ان اصولی مسائل کو ہسپانیہ کے مشہور فلسفی علامہ ابن رشدؒ نے اپنی کتاب بدایۃ المجتہد میں بڑے دلچسپ اور نہایت اچھوتے انداز میں بیان کیا ہے بدایۃ المجتہد ایک عظیم علمی کارنامہ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے وہ بزرگ جنہوں نے علم فقہ کے متعلق کام کیا ہے۔ اسلامی احکام کے بیان کرنے میں کتنی محنت کرتے تھے اور کتنی گہرائیوں تک ان کی رسائی تھی یہ عجیب و غریب اور دلچسپ کتاب اس قابل تھی کہ اس کے فائدے کو عام کیا جاتا اور وہ لوگ جو عربی نہیں جانتے۔ لیکن اسلامی مسائل کا علم حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بھی اس کتاب کے مطالعہ کی کوئی صورت پیدا کی جاتی۔ ادارۃ المصنفین ربوہ ہمارے شکریہ کا مستحق ہے کہ اس نے اردو دان احباب کے لئے اس مفید کام کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔ اور علامہ ابن رشد کی مذکورۃ الصدر کتاب کا سلیس عام فہم بامحاورہ ترجمہ شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

اس ترجمہ کے مطالعہ سے احباب جہاں یہ معلوم کر سکیں گے کہ اسلام نے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں۔ وہاں وہ یہ واقفیت بھی حاصل کر سکیں گے۔ کہ مختلف فقہاء کی آراء میں جو اختلاف ہے اس کی بنیاد کیا ہے اور کس طرح ایک ہی چشمہ سے پانی پینے والے پوری دیانتداری کے باوجود باہم مختلف الرائے ہو سکتے ہیں۔ اور انسانی ذہن اپنے ماحول اپنے تمدن اور سماجی گرد و پیش سے متاثر ہو کر میدان تحقیق کی مختلف سمتوں میں کیوں اور کس طرح رواں دواں رہتا ہے۔

اس کے علاوہ انہیں یہ بھی پتہ چلے گا کہ تمدن کی مختلف حالتوں میں شریعت کے احکام میں کس حد تک رعایت رکھی گئی ہے۔ اور انسانی مجبوریوں کا کیونکر لحاظ کیا گیا ہے۔ غرض اس کتاب کا مطالعہ ہر جہت بہت دلچسپ اور نہایت ہی مفید ہوگا ادارۃ المصنفین نے اس کتاب کا ترجمہ شائع کرکے علم کو عام کرنے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔ اب یہ احباب کا کام ہے کہ وہ اس کوشش سے کس حد تک فائدہ اٹھاتے ہیں پہلے تو وہ یہ عذر کر سکتے تھے کہ علم فقہ سے متعلق علمی کتابیں عربی زبان میں ہیں۔ اور ہم عربی سے ناواقف ہیں۔ اس لئے ان سے استفادہ کیسے کر سکتے ہیں۔ اب ان کا یہ عذر باقی نہیں رہا۔ اگر احباب نے ادارۃ المصنفین کے اس کام کی حوصلہ افزائی کی اور اسے ہاتھوں ہاتھ لیا تو اس کتاب کے بقیہ حصوں کا ترجمہ جلد شائع کرانے میں ادارہ کے سامنے کوئی دقت باقی نہیں رہیگی اور ہم بجا طور پر توقع کریں گے کہ ادارہ اس مفید کام کو اسی پر ختم نہیں کرے گا۔ بلکہ اسلامی علوم کو عام کرنے کی مزید شاندار روایات قائم کرے گا۔ احباب کا بے نظیر تعاون ادارہ کو بے نظیر علمی کام کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ ترجمہ کی یہ جلد ابھی زندگی یعنی نکاح و طلاق وغیرہ پر مشتمل ہے کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہو۔ حاشیہ پر بھی تشریحی نوٹ دئے گئے ہیں۔ آیات اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ان کے حوالے بھی درج کئے گئے ہیں ان باتوں نے مل کر کتاب کی افادیت اور دلچسپی میں مزید اضافہ کر دیا ہے

ملنے کا پتہ ہے:۔ ادارۃ المصنفین ربوہ

نبی کی تعریف اور نبوت کا مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں

(از حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ [illegible])

(۱) "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے بالضرورت اس پر مطابق آیت فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲-۳)

(۲) "منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

(۳) "نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

(۴) نبی کا رسول ہونا شرط ہے، کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو غیب مصفٰی کی خبریں اس کو مل نہیں سکتیں"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

(۵) "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴)

(۶) "لیکن قرآن شریف بجز نبی اور رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفٰی غیب کے لئے نبی کا ہونا ضروری ہے اور آیت اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ گواہی دیتی ہے کہ اس مصفٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت و رسالت کو چاہتا ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵)

(۷) "اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنے کسی لغت میں اظہار علی الغیب (بکثرت اطلاع علی اخبار الغیب۔ ناقل) نہیں ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

(۸) "ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۸)

(۹) "ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں۔ اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں"

(۱۰) بعد توریت صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں" (شہادت القرآن صفحہ ۴۳)

(۱۱) "وحی نبوت کی نسبت ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کر کے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے" (اربعین ص ۴)

(۱۲) "ایسے کو اصطلاح اسلام میں نبی کہتے ہیں اور خدا کے پاک مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں اور خارق ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور اکثر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں"

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳)

(۱۳) "کیا سورہ فاتحہ میں وہ نعمت جو خدا تعالیٰ سے مانگی گئی ہے وہ درہم و دینار ہیں؟ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ و مخاطبہ کی نعمت ملی تھی"

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۳۹)

(۱۴) "خدا تعالیٰ نے اپنے کلام عزیز میں فرمایا ہے کہ ہر ایک مومن پر غیب کامل کے امور ظاہر نہیں کئے جاتے بلکہ محض ان بندوں پر جو اصطفاء اور اجتباء کا رتبہ رکھتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ" (براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۶۷)

(۱۵) "یہ تمام بدقسمتی اس دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"

(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۳۸)

(۱۶) "جبکہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اپنی کیفیت و کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کمی یا کثافت باقی نہ رہے اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"

(الوصیت ص ۱۲)

(۱۷) "اور چونکہ میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی طور پر بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو" (تجلیات الٰہیہ ص ۲۶)

(۱۸) "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

(حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

(بر حکم الٰہی اوپر کے پہلے اور چھٹے اور جو دعوی حوالہ میں موجود ہے جو یہ ہے فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ اور یظہر کے معنے خود قرآن پاک نے تین جگہ بیان کر دئیے ہیں یعنی آیت ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ سورہ توبہ۔ سورہ فتح اور سورہ صف ان تین مقامات پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی رسول کے نام کے ساتھ کی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے حوالوں میں آئندہ پیش کیا جائیگا۔ ناقل)

(۱۹) "جس شخص کو بکثرت مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰)

(۲۰) "اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے (یعنی نبی کے نام کے ناقل) مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۲۱) "فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو وہ قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۲۲) "وما عنی اللّٰہ من نبوتی الا کثرۃ المکالمات والمخاطبات ولعنۃ اللّٰہ علی من اراد فوق ذالک" (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

(ترجمہ از ناقل۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری نبوت سے صرف کثرت مکالمات و مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں۔ خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو اس سے بڑھ کر (تشریعی نبوت یا مستقل نبوت) کا دعویٰ کرے)

(۲۳) "ولیس مرادی من النبوۃ الا کثرۃ مکالمات اللّٰہ تعالٰی وکثرۃ انباء اللّٰہ وکثرۃ ما یوحٰی"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی استفتاء عربی ص ۱۶)

ترجمہ از ناقل۔ حضور علماء سے دریافت کرتے ہیں کہ ایسے شخص کے بارہ میں تم کیا فتویٰ دو گے جو صرف مکالمات الٰہیہ اور کثرت سے اخبار غیبیہ پر مطلع کئے جانے اور کثرت سے وحی الٰہی پانے کا دعویٰ کرتا ہو۔ یعنی کیا تمہارے نزدیک وحی شریعت کی طرح وحی کی یہ قسم بھی بند ہے جس میں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں نبوت و رسالت کے عہدہ پر سرفراز ہونے والے افراد کو اپنے مکالمات سے نوازے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کرے یعنی میرا دعویٰ فقط کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور بکثرت امور غیبیہ و اخبار غیبیہ پر اطلاع پانے والی نبوت کا ہے کہ تشریعی اور مستقل نبوت کا۔

(۲۴) "ان اللّٰہ ما اراد من نبوتی الا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ"

(ایضاً ترجمہ از ناقل۔ اللہ تعالیٰ کی مراد میری نبوت سے صرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے)

(۲۵) "نبوت و رسالت کا لفظ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال فرمایا ہے۔ مگر اس لفظ سے وہ مکالمات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں" (چشمہ معرفت)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۸ اپریل بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ میرے محترم نانا جان مرزا محمود بیگ صاحب پٹی والے بقضائے الٰہی وفات پا گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ عین جوانی کی عمر میں بیعت کی اور قادیان تشریف لے گئے تھے نہایت نیک و مخلص تھے خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ بے پناہ محبت رکھتے تھے میں تمام بزرگوں سے التجا کرتی ہوں کہ نانا جان کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ امۃ الشافی

(اہلیہ محمد ہاشم خانصاحب درانی۔ ربوہ)

رمضان المبارک کے ایام میں مختلف احمدی جماعتوں میں

درس القرآن اور اجتماعی دعاؤں کا اہتمام

ملتان شہر

رمضان المبارک کے ایام میں جماعت احمدیہ شہر ملتان کے لئے جناب امیر صاحب ضلع نے درس اور تراویح کا انتظام فرمایا بعد نماز عصر مربی صاحب مقامی قرآن مجید کا درس دیتے رہے اور حافظ عبدالمالک صاحب تراویح کی نماز پڑھاتے رہے اور احباب جماعت کثرت سے جوق درجوق شمولیت کرتے رہے اور ۱۷ اپریل کو یعنی ستائیسویں رمضان کو حافظ صاحب موصوف نے قرآن کریم ختم فرما کر دعائیں کرائیں۔ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

گجرات

رمضان شریف میں مولوی غلام احمد صاحب مربی سلسلہ نے درس قرآن شریف دیا درس صبح ۵ بجے سے ۶ بجے تک ہوتا تھا بعد ختم درس روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور مبلغین سلسلہ اور تمام جماعت کے لئے دعا ہوتی رہی۔ حاضری درس میں نہایت اچھی رہی۔ اور اسی طرح تراویح میں بھی۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے۔

ڈاکٹر اعظم علی خان سیکرٹری تعلیم
جماعت احمدیہ گجرات محلہ نئی منڈی

بدوملہی

مسجد احمدیہ بدوملہی میں صبح حدیث کا درس ہوتا رہا۔ اور شام کو ۴ سے پانچ بجے تک قرآن مجید کا درس مولانا عبدالغفور صاحب فاضل دیتے رہے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مستورات احمدی و غیر احمدی دوست کثرت سے شریک ہوتے رہے۔ تمام دوستوں کا روزہ افطار کرانے کا روزانہ انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآنی حقائق و معارف سننے اور اجتماعی دعائیں کرنے کی خوب توفیق ملتی رہی۔

ڈاکٹر نورالدین پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ بدوملہی

ڈیرہ غازیخان

مکرم حافظ محمد عمر صاحب ابن مولوی محمد عثمان صاحب صحابی نے نماز تراویح میں قرآن مجید سنایا۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کی طرف سے ۲۷ رمضان مبارک کو بعد نماز عشاء ختم قرآن کریم کی تقریب منائی گئی۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں نے ادا کئے۔

مکرم عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ اور مکرم چوہدری محمود لطف اللہ صاحب اور مکرم ملک عزیز محمد صاحب وکیل اور صاحب صدر نے فضائل و برکات قرآن مجید پر تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور خدمت اسلام بجا لانے والی عمر دراز کے لئے اور ترقی احمدیت کے لئے پرسوز دعا کی گئی۔ اس مبارک تقریب کے اختتام پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی اور تقریب میں تمام انصار اور خدام اطفال اور لجنہ اماء اللہ نے پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ رمضان المبارک میں بعد نماز فجر حدیث بخاری اور بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس مکرم عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ دیتے رہے اور باقاعدہ اجتماعی دعا کی جاتی رہی۔

ایم عبدالرحمٰن سیکرٹری اصلاح و ارشاد
ڈیرہ غازی خاں

بانڈھی

امسال رمضان المبارک میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے سلیس سندھی زبان میں درس قرآن مجید دیا۔ جملہ احباب جماعت درس میں شامل ہو کر استفادہ کرتے رہے۔ مستورات بھی باقاعدہ درس میں شامل ہوتی رہیں۔ نیز غیر از جماعت افراد بھی شامل ہو کر فائدہ اٹھاتے رہے۔ درس قرآن کریم کے بعد دونوں وقت حضرت امیر المومنین کی صحت اور کامیاب لمبی زندگی کے متعلق اجتماعی دعا کی جاتی رہی۔

سید علی اکبر شاہ
سیکرٹری اصلاح و ارشاد بانڈھی ضلع نوابشاہ

قائدین صاحبان کی توجہ کیلئے

شعبہ صنعت و حرفت و تجارت کی سکیم بابت سال ۵۸-۱۹۵۷ء یکم فروری ۱۹۵۸ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے بعض اہم کوائف طلب کئے گئے۔ مگر اس طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی۔ اس سکیم کو مطلوبہ کوائف کے بغیر چلانا مشکل ہے۔ دوبارہ آپ صاحبان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جاتی ہے۔ اپنی مجلس کے حسب ذیل کوائف فوری طور پر بھجوائیں

ا۔ نام خادم۔ موجودہ پیشہ۔ کونسا پیشہ سیکھنا چاہتا ہے
ب۔ اپنا پیشہ کتنے خدام کو سکھانے کے لئے تیار ہے۔
ج۔ جو صنعت جانتا ہے ان کی تیار شدہ اشیاء کے نمونے بھجوائیں۔

مہتمم صنعت و حرفت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی کو بخار تپ اور دست آتے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالغفور خان احمدی گنج روڈ)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم اظہر نے امسال M.B.B.S کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اس کے پیٹ میں درد کی تکلیف رہتی ہے۔ اس کے لئے بھی دعا فرمائیں (ملک عبدالعظیم خان ٹھیکیدار)

۳۔ میری دو لڑکیاں تھرڈ ایر کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری محمد عبداللہ محمد اسمٰعیل ڈار کلاتھ ہاؤس۔ کوئٹہ)

۴۔ عزیزم مبارک احمد (۲) منور احمد (۳) عزیز احمد امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عبدالکریم لاہور)

۵۔ عرصہ چار سال سے میری بیوی کی صحت خراب چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار کیپٹن وہاب الدین ربوہ)

۶۔ مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد امسال بی اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیابی عطا کرے۔ (شفیق سلطان شاکر ربوہ)

۷۔ میں کان پر ایک گہرا زخم ہونے کی وجہ سے بیمار ہوں۔ کان پر ٹانکے بھی لگائے گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کچھ افاقہ نہیں۔ نیز میرا میٹرک کا امتحان بھی ہو رہا ہے۔ احباب میری شفایابی اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں" (خاکسار مامون احمد متعلم جماعت دہم ربوہ)

۸۔ خاکسار بعارضہ خارش ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور خاکسار کی ہمشیرہ لاہور میں بیمار ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد دارالیمن ربوہ)

۹۔ "میری لڑکی ایف اے کا اور لڑکا میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (سیٹھی محمد اسحاق احمدی جہلم)

۱۰۔ میری دادی اماں صاحبہ (والدہ ناظر حسین صاحب) سابق محلہ دارالرحمت قادیان حال لاہور مورخہ ۵۸/۴/۲۸ کو انشاءاللہ تعالیٰ فریضہ حج ادا کرنے کے لئے لاہور سے کراچی روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کے لئے عرض ہے۔ نیز اگر کوئی اور احمدی عورت حج کے لئے روانہ ہو رہی ہو۔ تو ازراہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما دیں۔ تاکہ اکٹھے سفر ہو جاوے۔

سلیم شاہد ۴ مدن سٹریٹ جنگ نگر ملتان روڈ۔ نزد کوٹ لکھپت (لاہور)

۱۱۔ خاکسار امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ خاکسار کو اعلیٰ کامیابی دے (منیر احمد ملک لام پورہ کالج روڈ راولپنڈی)

۱۲۔ میرے بڑے بھائی راجہ عبدالحمید ناصر اور راجہ عبدالرشید صاحب ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عطاء اللہ ساجد جہلم)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۳۶: میں نذیر بیگم زوجہ صوفی نذیر احمد صاحب قوم اداں پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد فارم ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر اس وقت تین سو روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ زیور طلائی وزنی ایک تولہ جس کی قیمت ۱۱۰/- ہے یہ کل میزان ۴۱۰/- ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (نوٹ) مذکورہ جائیداد کا حصہ ۱/۱۰ کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں راقم الحروف صوفی نذیر احمد خاوند موصیہ مذکورہ۔

الامۃ نذیر بیگم بقلم خود

گواہ شد:- محمد شریف محمد آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۸۳۷: میں چوہدری محمد شریف ولد چوہدری حاکم علی صاحب پٹھان ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۳-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری آمد ماہوار چالیس روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ بخط الراقم سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ

العبد محمد شریف ولد حاکم علی

گواہ شد صوفی نذیر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ

گواہ شد - پیر محمد امین محمد آباد اسٹیٹ

نمبر ۱۴۸۸۴: میں حکیم نور محمد ولد میلا قوم برڑ پیشہ حکمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن ٹنڈو غلام نبی ڈاکخانہ ضلع حیدر آباد صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں مسمی حکیم نور محمد ولد میلا ذات برڑ ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع حیدر آباد سندھ عمر ۷۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ وصیت کرتا ہوں کہ میری بیعت تقریباً ۱۸۹۸ء کی ہے۔ میری جائیداد اس وقت منقول و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ معمولی حکمت کے ذریعہ ہے جس کی آمد تقریباً چالیس روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں

نیز اس کے بعد جس قدر بھی جائیداد اپنی زندگی میں پیدا کروں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جس کی اطلاع بروقت صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا علاوہ اس کے میرے مرنے کے بعد جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

روبرو گواہوں کے یہ وصیت لکھ دیتا ہوں تا کہ سند رہے

العبد نور محمد بقلم خود ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع حیدر آباد سندھ

گواہ شد عبد الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنی سرورڈ

گواہ شد محمد جمیل ولد حکیم نور محمد ٹنڈو غلام علی ضلع حیدر آباد

نمبر ۱۴۸۸۷: میں چوہدری نور داد ولد چوہدری شرف دین صاحب قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ...... گوجرانوالہ شہر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ سات فروری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں صرف تجارت پر گزارہ ہے جو تقریباً ۱۸۰/- ماہوار ہے۔ جس اس کے ۱/۱۰ حصہ یعنی ۱۸/- روپے ماہوار صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔

(۲) اگر میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع دفتر کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کو دیتا رہوں گا نیز اگر میں کوئی جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:- نور داد بقلم خود۔ محلہ بھاٹیانگر سنگر داس گیٹ

گواہ شد:- غلام مصطفےٰ مولوی فاضل ٹھیکیدار کھتہ گوجرانوالہ

گواہ شد:- میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

نمبر ۱۴۸۶۳: میں آمنہ اختر بنت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ قوم جٹ چھٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ فروری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ہار طلائی قیمتی ۳۰۰ روپیہ (تین سو) انگوٹھی طلائی ۲ عدد قیمتی ۶۰/- روپے (ساٹھ) ہے۔ جس کی مجموعی کل قیمت ۳۶۰/- (تین سو ساٹھ روپے) ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ مجھ کو میرے والد صاحب سے ملتا ہے۔

تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی میری جائیداد بوقت وفات جو ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

الامۃ:- آمنہ اختر بنت ڈاکٹر غلام مصطفےٰ محلہ دار الصدر ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- غلام قادر ڈرائنگ روڈ کالونی

گواہ شد:- ڈاکٹر غلام مصطفےٰ احمد دار الصدر ربوہ

نمبر ۱۴۸۹۱: میں سید بی بی زوجہ چوہدری اعظم علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر پانچ صد روپیہ زیور طلائی وزن پانچ تولے قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ میزان ایک ہزار روپیہ ہے۔ زیور نقرہ وزن چالیس تولے قیمت مبلغ ۸۰/- روپیہ کل میزان مبلغ ۱۰۸۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا سید بی بی زوجہ اعظم علی۔

گواہ شد:- چوہدری محمد دین نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نفضل جمبرو۔

گواہ شد:- اعظم علی خاوند موصیہ مذکورہ کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۴۹۰۵: میں محمد صادق ولد امام الدین قوم قریشی پیشہ حکمت عطاری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لہت پور ڈاکخانہ رورکس ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان حال دار الرحمت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۳-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے موضع لہت پور تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں اراضی ۴ گھماؤں میرے پاس رہتی ہے۔ جس کا نصف حصہ میں نے اپنے چھوٹے بھائی محمد حنیف صاحب کو دیا ہوا ہے۔ اسلئے اس کی نصف آمد قریباً یکصد روپیہ مجھے سالانہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میرا ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں ہے۔ اس مکان کی زمین ایک کنال ۱ مرلہ ہے جس کی کل قیمت معہ مکان تعمیر شدہ مبلغ اندازاً چھ ہزار ۶۰۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ مذکورہ یکصد روپیہ سالانہ کے علاوہ مبلغ ۳۰/- روپیہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ حکمت کرایہ دار آمد عطاری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- قریشی محمد صادق ولد امام الدین صاحب مرحوم

زیادہ سے زیادہ گرمی فورٹ عباس میں پڑی

مغربی پاکستان میں شدید گرمی کی لہر

لاہور ۲۶ اپریل۔ کل تمام مغربی پاکستان میں گرمی کی زبردست لہر جاری رہی۔ سب سے زیادہ گرمی فورٹ عباس میں پڑی۔ جہاں درجہ حرارت ۱۱۹٫۶ تک پہنچ گیا۔ خانپور کا درجہ حرارت ۱۱۸ رہا۔ بعض دوسرے شہروں کا درجہ حرارت یہ ہے۔ ملتان ۱۱۶۔ بہاولپور ۱۱۵۔ منٹگمری ۱۱۴۔ لیہ ڈیرہ اسماعیل خان ۱۱۱ اٹک ۱۰۹ جہلم سیالکوٹ اور خوشاب ۱۰۸۔ راولپنڈی ۱۰۲ اور مری ۸۰۔ کراچی میں بھی درجہ حرارت دو دن کے اندر نوے سے ۱۰۲ تک پہنچ گیا ہے۔

کل لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۹٫۵ (معمول سے گیارہ درجے زیادہ) اور کم سے کم ۸۳ (معمول سے اٹھارہ درجہ زیادہ) (اپپ)